

اپریل 2017 کو جی ایس ٹی - تصور اور صورتحال 15

Posted On: 25 APR 2017 4:32PM by PIB Delhi

تمہید

گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) کے نفاذ کا آغاز ہندوستان میں بالواسطہ ٹیکسوں کے میدان میں اصلاحات کی سمت میں ایک نمایاں قدم ثابت ہوگا۔ مختلف ریاستی اور مرکزی ٹیکسوں کو صرف ایک ٹیکس میں شامل کیے جانے سے مختلف ٹیکسوں کے خلط ملط ہونے یا دوہری ٹیکس کاری سے بچاؤ ہوسکے گا اور ایک مشترکہ قومی بازار کے لئے راہیں ہموار کرے گا۔ صارفین نقطہ نظر سے اس کا سب سے بڑا فائدہ مال اور ساز وسامان پر ٹیکسوں کے بوجھ میں کمی کی شکل میں ظاہر ہوگا جو سردست 25 اور 30 فیصد کے قریب ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جی ایس ٹی کا نفاذ ہندوستانی مصنوعات کو ہندوستانی اور بین الاقوامی بازاروں میں مقابلہ جاتی معیار کا بنایا جاسکے گا۔ مطالعات شاہد ہیں کہ اس سے معاشی نمو میں اضافے پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے مزید برآں اس ٹیکس کو اس کی شفافیت اور خود نگرانی کے عمل کے نتیجے میں برتے جانے میں آسانی ہوگی۔

عمل تخلیق

2۔ جی ایس ٹی کی سمت میں آگے بڑھنے کا خیال سال 2007-08 کے مرکزی بجٹ میں اس وقت کے مرکزی وزیر مالیات نے پیش کیا تھا۔ ابتدا میں تجویز کیا گیا تھا کہ جی ایس ٹی کا نفاذ یکم 2010 عمل میں آئے گا۔ ریاستی وزرائے مالیات کی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی (ای سی) سے، جس نے ویٹ (وی اے ٹی) کی ترتیب کی تھی، گزارش کی گئی کہ جی ایس ٹی کا خاکہ اور روڈ میپ تیار کرکے پیش کیا جائے۔ افسران کا ایک مشترکہ ورکنگ گروپ تشکیل دیا گیا جس میں ریاستوں اور مرکزی سرکار کے نمائندے شامل تھے، جسے جی ایس ٹی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے اور خاص طور سے چھوٹ دیے جانے نیز خدمات پر ٹیکس کاری اور ساز وسامان کی بین ریاستی سپلائی پر ٹیکس کاری پر رپورٹ تیار رکنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ ان امور پر داخلی طور سے اور مختلف حلقوں کے درمیان گفتگو کے بعد ای سی نے نومبر 2009 پہلی مباحثہ دستاویز (ایف ڈی پی) جاری کی۔ اس رپورٹ میں مجوزہ جی ایس ٹی کے عناصر کی وضاحت کی گئی ہے اور مرکز اور ریاستی سرکاروں کے درمیان اس پر اب تک ہونے والی گفتگو کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔

جی ایس ٹی اور مرکز - ریاست مالیاتی تعلقات

3۔ دستور ہند میں مرکزی اور ریاستی سرکاروں کے مالیاتی اختیارات کی وضاحت کے ساتھ سراجت کی گئی ہے۔ مرکز کو اس کے تحت ساز وسامان کی تیاری پر ٹیکس عائد کیے جانے کے اختیارات حاصل ہیں تاہم انسانوں کے استعمال میں آنے والے نشہ آور مشروبات، افیون اور منشیات کی تیاری کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ ایسی صورتحال میں جہاں سامان کی بین ریاستی طور سے خرید و فروخت کی جاتی ہے، مرکزی سرکار ان اشیاء پر ٹیکس عائد کرنے کی مجاز ہے لیکن یہ ٹیکس متعلقہ ریاستی سرکاروں کے ذریعے ہی وصول کیا اور جمع کیا جاتا ہے۔ چونکہ ریاستی سرکاریں ہندوستان سے برآمد یا درآمد کیے جانے والے سامان کی خرید و فروخت پر ٹیکس عائد کرنے کی مجاز نہیں ہیں اس لئے مرکزی سرکار کی جانب سے اسے اضافی کسٹم محصولات کے طور پر وصول کیا جاتا ہے۔ یہ اضافی محصول جسے عرف عام میں سی وی ڈی اور ایس اے ڈی کے طور پر موسوم کیا جاتا ہے، ایکسائز محصولات کے بقایا جات کو متوازن کرتا ہے، اس کے ساتھ ہی یہ اضافی محصول سیلز ٹیکس، ریاستی وی اے ٹی اور گھریلو مصنوعات پر عائد کیے جانے والے ٹیکسوں کے بقایا جات میں بھی توازن پیدا کرتا ہے۔ جی ایس ٹی کے نفاذ کے لئے ضروری ہوگا کہ دستور میں ہند میں ترمیم کی جائے تاکہ مرکزی اور ریاستی سرکاروں کو جی ایس ٹی عائد کرنے اور وصول کرنے کے اختیارات حاصل ہوسکیں۔

3.1 مرکزی اور ریاستی سرکاروں کو جی ایس ٹی عائد کیے جانے کا مجاز بنائے جانے کیلئے ایک ایسا ادارہ جاتی نظام تیار کیا جانا ضروری ہوگا جس سے جی ایس ٹی کے خاکے، نمونے اور عمل آوری پر کیے جانے والے فیصلوں کو مشترکہ طور سے طے کیا جاسکے۔ اسے مؤثر بنانے کیلئے ایک ایسا نظام بھی ضروری ہوگا جس میں دستوری اختیارات موجود ہوں۔

کانسٹی ٹیوشن (ایک سو ایک ویں ترمیم) ایکٹ 2016

4۔ ان تمام اور دیگر مسائل کے تدارک کیلئے کانسٹی ٹیوشن (ایک سو بائیسویں ترمیم) بل سولہویں لوک سبھا میں 19 دسمبر 2014 کو پیش کیا گیا تھا۔ اس بل کی رو سے انسانی استعمال کیلئے نشہ آور مشروبات کو چھوڑ کر تمام اشیاء اور ساز وسامان کی فراہمی اور خدمات پر جی ایس ٹی عائد کیا جاسکے گا۔ یہ دوہرا جی ایس ٹی علیحدہ علیحدہ لیکن ایک ساتھ مرکزی سرکار (سینٹرل ٹیکس- سی جی ایس ٹی) اور قانونی طور سے مجاز ریاستی سرکاروں بشمول مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی سرکاروں کے ذریعے ریاستی ٹیکس - ایس جی ایس ٹی کے ذریعے عائد کیا جائے گا۔ پارلیمنٹ کو بین ریاستی تجارت اور کاروبار درآمدات سمیت ساز وسامان اور خدمات پر جی ایس ٹی (مربوط - آئی جی ایس ٹی) عائد کیے جانے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی مرکزی سرکار کو تمباکو اور تمباکو سے تیار ہونے والی مصنوعات پر ایکسائز محصولات کے ساتھ ساتھ جی ایس ٹی عائد کیے جانے کا اختیار حاصل ہوگا۔ ہائی اسپیڈ ڈیزل، پٹرول، اے ٹی ایف اور قدرتی گیس جیسی پانچ پٹرولیم مصنوعات کی سپلائی پر عائد کیا جانے والا ٹیکس جی ایس ٹی کونسل کی سفارش پر بعد کی کسی تاریخ سے عائد کیا جائے گا۔

4.1 اس سلسلے میں گڈس اینڈ سروسز ٹیکس کونسل (جی ایس ٹی سی) تشکیل دی جائے گی جس میں مرکزی وزیر مالیات، وزیر مملکت برائے مالیات (مالگزاری) اور ریاستی وزرائے مالیات کو شامل کیا جائے گا جس کے ذریعے جی ایس ٹی کی شرح عائد کیے جانے کی سفارش کی جائے گی۔ علاوہ ازیں ٹیکس میں چھوٹ اور منطبق کیے جانے والے ابتدائی ٹیکسوں کے بارے میں بھی فیصلہ اسی کونسل کے ذریعے کیا جائے گا۔ اس نظام سے جی ایس ٹی کے مختلف پہلوؤں پر مرکزی اور ریاستی سرکاروں نیز بین ریاستی سطح پر کسی حد تک ہم آہنگی پیدا ہوسکے گی۔ جی ایس ٹی سی کے نصف سے زائد ممبران کی موجودگی میں ہی اس کونسل کا اہتمام ممکن ہوسکے گا۔ جی ایس ٹی کے بارے میں فیصلہ تین چوتھائی طاقتور ووٹوں کے ذریعے ہی کیا جائے گا۔ مرکز اور کم از کم 20 ریاستوں کو اکثریت مطلوب ہوگی کیوں کہ مرکز کو ایک تہائی طاقتور ووٹ حاصل ہے اور تمام ریاستی سرکاروں کو دو تہائی ووٹوں کی طاقت حاصل ہوگی۔

4.2 دستور میں ترمیم کا بل لوک سبھا میں مئی 2015 میں منظور کیا گیا تھا، اس بل کو 12 مئی 2015 کو راجیہ سبھا کی سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دیا گیا تھا، سلیکٹ کمیٹی نے اس بل پر اپنی رپورٹ 22 جولائی 2015 کو پیش کردی تھی۔ بالآخر اس بل کو بعض ترمیمات کے ساتھ راجیہ سبھا میں بھی منظوری دے دی گئی اور بعد میں اگست 2016 میں لوک سبھا نے بھی اس بل کو منظوری دے دی۔ علاوہ ازیں اس بل کو مطلوبہ تعداد میں ریاستی سرکاروں کی منظوری اور 8 ستمبر 2016 کو صدر جمہوریہ کی بھی منظوری حاصل ہوگئی اور 16 ستمبر 2016 کو کانسٹی ٹیوشن (ایک سو ایک ویں ترمیم) ایکٹ 2016 کے عنوان سے اس کا نفاذ کر دیا گیا۔

گڈس اینڈ سروسز ٹیکس کونسل (جی ایس ٹی سی)

5. جی ایس ٹی سی کی تشکیل کا اعلان 12 ستمبر 2016 کو کر دیا گیا تھا۔ اس کونسل کا سرکریٹریٹ اس کے کام کاج میں معاونت کرتا ہے اب تک جی ایس ٹی سی کے تیرہ اجلاس ہو چکے ہیں جن میں درج ذیل فیصلے لیے گئے۔

- (i) ابتدائی ٹیکسوں میں چھوٹ کی حد 20 لاکھ روپے ہوگی۔ خصوصی درجے کی حامل ان ریاستوں کو جنہیں دستور کی دفعہ 279 اے میں مندرجہ کیا گیا ہے، ابتدائی ٹیکسوں میں چھوٹ کی حد میں 10 لاکھ روپے تک کمی کرنے کا مجاز کیا گیا ہے۔
- (ii) ابتدائی کمپوزیشن اسکیم کے سرمائے کی حد 50 لاکھ روپے ہوگی۔ بین ریاستی سپلائر ، خدمات فراہم کار (ہوٹلوں کی خدمات کو چھوڑ کر) اور ساز وسامان تیار کرنے والے مخصوص اداروں کو اس کے فوائد حاصل نہ ہو سکیں گے۔
- (iii) مرکزی اور ریاستی سرکاروں کی موجودہ ترغیبی اسکیمیں بجٹ کے ذریعے تقسیم کے راستے سے متعلقہ مرکزی اور ریاستی سرکاروں کے ذریعے جاری رکھی جائیں گی۔ یہ اسکیمیں اپنی موجودہ صورت میں جی ایس ٹی میں جاری نہیں رہیں گی۔
- (iv) ٹیکسوں کی شرحیں چارمقرر کی گئی ہیں جو 5 فیصد ، 12 فیصد، 18 فیصد اور 28 فیصد ہو گی۔ علاوہ ازیں بعض ساز وسامان اور خدمات کو فہرست کے استثنائی میں شامل کیا گیا ہے۔ نیز قیمتی دھاتوں کیلئے ٹیکس کی شرح کا تعین ابھی نہیں کیا جاسکا ہے۔ اس کونسل نے افسران کی کمیٹی کو ہدایت کی ہے کہ مختلف ساز وسامان اور خدمات پر ٹیکس کی ان چاروں شرحوں کا نفاذ معین کیا جائے۔
- (v) سی جی ایس ٹی قانون ، یو ٹی جی ایس ٹی قانون ، آئی جی ایس ٹی قانون ، ایس جی ایس ٹی قانون اور جی ایس ٹی معاوضہ قانون کے نام سے پانچ قوانین مرتب کیے جانے کی سفارش کی گئی ہے۔
- (vi) مختلف ٹیکسوں کے ایک نقطہ اتصال کو یقینی بنائے جانے کی غرض سے 1.5 کروڑ سے کم کا کاروبار کرنے والے ٹیکس دہندگان کی 90 فیصد تعداد پر انتظامی کنٹرول کی ذمہ داری ریاستی ٹیکس انتظامیہ کو تفویض کی گئی ہے اور 10 فیصد کی ذمہ داری مرکزی سرکار کو دی گئی ہے۔ مزید برآں 1.5 کروڑ روپے سے زائد کا کاروبار کرنے والے ٹیکس دہندگان کی نگرانی اور انتظام کی ذمہ داری مرکزی اور ریاستی سرکاروں کے درمیان مساوی طریقے سے 50-50 فیصد کے حساب سے تقسیم کی جائے گی۔
- (vii) آئی جی ایس ٹی ایکٹ کے تحت اختیارات سی جی ایس ٹی اور ایس جی ایس ٹی ایکٹ کی طرح ہی کچھ امور میں چھوٹ دیے جانے کی غرض سے بین سطحی طور پر تقسیم کیے جائیں گے۔
- (viii) سرحدی بحری علاقوں میں جی ایس ٹی حصولیابی کا اختیار مرکزی سرکار کے ذریعے ریاستی سرکاروں کو تفویض کیا جائے گا۔
- (ix) جی ایس ٹی کے تشکیلی سسٹم کے فارمولے کو حتمی شکل دی جا چکی ہے۔
- (x) ان پٹ ٹیکس کریڈٹ ، ٹیکس عائد کیے جانے کے طریقے ، عبوری دفعات اور اندازہ کاری کی سفارشات بھی کی جا چکی ہیں۔ علاوہ ازیں ستمبر 2016 میں رجسٹریشن، انوائس ، پیمائش، ریٹرنز اور ریفرنڈ سے متعلق پانچ قاعدوں کو ستمبر 2016 میں حتمی شکل دی جا چکی ہے اور پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے والے جی ایس ٹی بلوں کی روشنی میں ان میں ترمیم کے بعد ان کی سفارش بھی کی جا چکی ہے۔

جی ایس ٹی کی خاص باتیں

6۔ جی ایس ٹی کی خاص باتیں حسب ذیل ہیں:

- (i) جی ایس ٹی کا اطلاق ٹیکس کے موجودہ تصور کے برعکس سامان یا خدمات کی فراہمی کے تعلق سے سامان کی تیاری یا سامان کی فروخت پر ہوگا۔
- (ii) جی ایس ٹی کا اطلاق منزل پر مبنی کمپٹ پر ٹیکس پر مبنی ہوگا جو ابتدائی بنیاد کی ٹیکس کاری کے اصول سے مختلف ہے۔
- (iii) یہ ایک دوہرا جی ایس ٹی ہوگا جس کا اعادہ مرکزی اور ریاستی سرکاروں کے ذریعے مشترکہ بنیاد پر کیا جائے گا۔ مرکزی سرکار کے ذریعے وصول کیا جانے والا جی ایس ٹی مرکزی جی ایس ٹی (سی جی ایس ٹی) کے نام سے موسوم ہوگا اور ریاستی سرکاروں اور مرکز کے ان زیر انتظام علاقوں کے ذریعے وصول کیا جانے والا جی ایس ٹی ریاستی جی ایس ٹی (ایس جی ایس ٹی) کے نام سے موسوم ہوگا۔ مرکز کے زیر انتظام جن علاقوں میں قانون سازی موجود نہیں ہے، ان علاقوں میں جی ایس ٹی مرکزی جی ایس ٹی (یو ٹی جی ایس ٹی) کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔
- (iv) ساز وسامان اور خدمات کی بین ریاستی فراہمی پر مربوط جی ایس ٹی یعنی آئی جی ایس ٹی عائد کیا جائے گا جس میں اسٹاک کی منتقلی بھی شامل ہے، یہ وصولیابی مرکزی سرکار کے ذریعے کی جائے گی تاکہ کریڈٹ چین میں خلل اندازی نہ ہو سکے۔
- (v) درآمد کیا جانے والا ساز وسامان بین ریاستی فراہمی تصور کیا جائے گا اور اس پر کسٹم محصولات کے علاوہ آئی جی ایس ٹی بھی عائد کیا جائے گا۔
- (vi) خدمات کی درآمدات کو بین ریاستی فراہم تصور کیا جائے گا اور اس پر بھی آئی جی ایس ٹی عائد کیا جائے گا۔
- (vii) سی جی ایس ٹی ، ایس جی ایس ٹی / یو ٹی جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی مرکز اور ریاستی سرکاروں کے درمیان طے پانے والی شرحوں پر عائد کیا جائے گا۔
- (viii) جی ایس ٹی موجودہ دور میں مرکز کی جانب سے وصول کیے جانے والے درج ذیل ٹیکسوں کی جگہ عائد کیا جائیگا۔

a) اینٹرل ایکسائز ڈیوٹی

b) دوا اور دواؤں کی ٹیکس کی تیاری پر ایکسائز ڈیوٹی

c) خصوصی اہمیت کے سامان پر اضافی ایکسائز ڈیوٹی

d) ایکسائز اور ٹیکسٹائل مصنوعات پر اضافی ایکسائز ڈیوٹی

e) عرف عام میں سی وی ڈی کے نام سے موسوم اضافی کسٹم ڈیوٹی

f) خصوصی اضافی کسٹم ڈیوٹی (ایس اے ڈی)

g) سروس ٹیکس

h) ساز وسامان کی خدمات کی سپلائی سے متعلق اشیاء پر سبس اور اضافی سرچارج

(ix) جی ایس ٹی میں درج ذیل ٹیکس شامل ہیں:

(a) ریاستی وی اے ٹی

(b) سینٹرل سیلز ٹیکس

(c) خریداری ٹیکس

(d) لکڑی ٹیکس

(e) انٹری ٹیکس (ہر قسم کی)

(f) تفریحی ٹیکس (مرکزی اداروں کے ذریعے عائد کیے جانے والے ٹیکس کے علاوہ)

(g) اشتہارات پر ٹیکس

(h) لائری ، سٹے بازی اور جوئے پر ٹیکس

(i) ساز وسامان یا خدمات کی ترامیم سے متعلق سیس اور سرچارج

(x) جی ایس ٹی انسانی استعمال میں آنے والے نشہ آور مشروبات کو چھوڑ کر سبھی ساز وسامان اور خدمات پر عائد کیا جائے گا۔

(xi) خام تیل ، پٹرول ، ڈیزل ، اے ٹی ایف اور قدرتی گیس جیسی پانچ مخصوص پٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی ، جی ایس ٹی سی کی سفارشات کے مطابق عائد کیا جائے گا۔

(xii) تمباکو اور تمباکو سے تیار ہونے والی مصنوعات پر بھی جی ایس ٹی عائد کیا جائے گا ، علاوہ ازیں اس پر مرکزی سرکار کی جانب سے عائد کی جانے والی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی بھی عائد رہے گی۔

(xiii) عمومی ابتدائی چھوٹ سی جی ایس ٹی اور ایس جی ایس ٹی دونوں کے اُن ٹیکس دہندگان پر عائد ہوگی جن کا کاروبار 20 لاکھ روپے سالانہ ہے (خصوصی زمرے کی ریاستوں کیلئے یہ حد 10 لاکھ روپے ہوگی ، اس خصوصی زمرے کا تعین دستور کی دفعہ 279 اے کے تحت کیا جائے گا) قرض کے بغیر یکساں شرح پر ٹیکس کی ادائیگی کا ایک مجموعی متبادل چھوٹے ٹیکس دہندگان کیلئے دستیاب ہوگا جن میں مخصوص زمرے کے سامان تیار کرنے والے اور خدمات فراہم کار شامل ہیں اور جن کا کاروبار سالانہ 50 لاکھ روپے تک کا ہو ۔

(xiv) مرکز اور ریاستی سرکاروں اور بین ریاستی علاقوں کیلئے رعایت شدہ ساز وسامان اور خدمات کی ایک ہم آہنگ فہرست فراہم کرائی جائے گی۔

(xv) برآمدات پر ٹیکس کی شرح صفر ہوگی۔

(xvi) ان پٹ پر ادا شدہ جی ایس ٹی کے قرض کو صرف سی جی ایس ٹی کی ادائیگی کیلئے استعمال کیا جاسکے گا اور ایس جی ایس ٹی / یو ٹی جی ایس ٹی کے ان پٹ پر ادا شدہ رقم کو ایس جی ایس ٹی / یو ٹی جی ایس ٹی کی ادائیگی کیلئے استعمال کیا جاسکے گا۔ دوسرے الفاظ میں ان دونوں کو ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔ قرض کی اجازت درج ذیل طریقے سے استعمال کے لئے دی جائے گی۔

(a) سی جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی کی ادائیگی کیلئے جی ایس ٹی کے آئی ٹی سی کے استعمال کی اجازت ہوگی۔

(b) سلسلے میں ایس جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی کی ادائیگی کیلئے ایس جی ایس ٹی کے آئی ٹی سی کا استعمال قابل اجازت ہوگا۔
یو ٹی جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی کی اسی سلسلے میں ادائیگی کیلئے یو ٹی جی ایس ٹی کے آئی ٹی سی کا استعمال قابل اجازت ہوگا۔

(c) آئی ٹی جی ایس ٹی ، سی جی ایس ٹی اور ایس جی ایس ٹی / یو ٹی جی ایس ٹی کی اسی سلسلے میں ادائیگی کیلئے آئی جی ایس ٹی کے آئی ٹی سی کا استعمال قابل اجازت ہوگا ۔

لیکن سی جی ایس ٹی کے آئی ٹی سی کو ایس جی ایس ٹی / یو ٹی جی ایس ٹی کی ادائیگی کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔

(xvii) مرکزی اور ریاستی سرکاروں کے درمیان وقفے وقفے سے حساب کتاب ملے کیے جاتے رہیں گے تاکہ ایس جی ایس ٹی کے کریڈٹ کو آئی جی ایس ٹی کی ادائیگی کیلئے ابتدائی ریاست کے ذریعے مرکز کو منتقل کیا جاسکے۔ اسی طرح ایس جی ایس ٹی کی ادائیگی کیلئے استعمال کیا جانے والا آئی جی ایس ٹی مرکز کے ذریعے متعلقہ ریاست کو منتقل کیا جائے گا۔ بی 2 سی کی سپلائی پر وصول کیے جانے والے آئی جی ایس ٹی کے ایس جی ایس ٹی کا حصہ بھی مرکز کی جانب سے متعلقہ ریاست کو منتقل کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں سرمائے کی منتقلی ، ٹیکس دہندگان کے ذریعے داخل کی جانے والی ریٹرن سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر کی جائے گی۔

(xviii) ان پٹ ٹیکس کریڈٹ (آئی ٹی سی) کو سامان اور خدمات کی فراہمی پر ادا شدہ ٹیکس کے تعلق سے وسعت دی جائے گی یا دونوں کو کاروبار بڑھانے کیلئے استعمال کیے جانے کی غرض سے توسیع دی جائے گی۔

(xix) مختلف تاریخوں پر مختلف افراد کے ذریعے الیکٹرانک طریقے سے ریٹرن فائل کیے جانے کی اجازت ہوگی۔

(xx) ٹیکس دہندگان کو ٹیکسوں کی ادائیگی کے مختلف طریقے فراہم کرائے جائیں گے جن میں انٹرنیٹ بینکنگ ، ڈیبٹ / کریڈٹ کارڈ اور نیشنل الیکٹرانک فنڈس ٹرانسفر (این ای ایف ٹی) / رینل ٹائم گراس سٹلمنٹ (آر ٹی جی ایس) شامل ہیں۔

(xxi) سرکاری محکموں ، مقامی اداروں اور سرکاری ایجنسیوں سمیت اُن مختلف افراد پر جو فراہمی حاصل کرتے رہے ہیں، انہیں سپلائی کرنے والے ادارے کی جانب سے ادا کی جانے والی رقم یا قرض پر ایک فیصد کے حساب سے ٹیکس کی کٹوتی کرنی ہوگی۔ یہ امر اسی صورت میں ممکن ہوگا جہاں سپلائی کی مجموعی قیمت 2 لاکھ پچاس ہزار سے زائد ہوگی۔

(xxii) کوئی ٹیکس دہندہ یا ٹیکس ادا کرنے والے شخص کو متعلقہ تاریخ سے دو برس کی مدت کے اندر ٹیکس کی رقم کی باز ادائیگی کی جائے گی۔

(xxiii) ماخذ پر ٹیکس وصول کرنے والے الیکٹرانک کامرس آپریٹرس ، ٹیکس عائد کیے جانے کے لائق سرمائے کے ایک فیصد سے زائد ٹیکس وصول کرنے کے مجاز ہوں گے۔

- (xxiv) مندرجہ فرد کے ذریعے قابل ادا ٹیکس کی خود تشخیص کا نظام شروع کیا جائے گا۔
- (xxv) مندرجہ افراد کا محاسبہ یعنی آڈٹ کیا جائے گا تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ آیا متعلقہ قانون کی متعلقہ دفعات کی پابندی کی گئی ہے۔
- (xxvi) مانگ میں اضافے کی مدت سالانہ ریٹرن داخل کرنے کی تاریخ یا قلیل ادائیگی کی مانگ کیلئے غلط ادائیگی کی تاریخ سے تین برس ہوگی۔
- (xxvii) مانگ میں اضافے کی حد سالانہ ریٹرن داخل کرنے کی تاریخ یا چھوٹی ادائیگی کے لئے مانگ کی خاطر غلط باز ادائیگی کی تاریخ سے پانچ برس ہوگی۔
- (xxviii) نادہند ٹیکس دہندہ کی گرفتاری، اثاثے کی فروخت اور منقولہ اور غیرمنقولہ جائیداد کی فروخت کے ذریعے ٹیکس بقیہ جات کی وصولیابی کی جائے گی۔
- (xxix) افسران کو معائنہ، جانچ، تلاشی، سامان ضبط کرنے اور گرفتاری کے زبردست اختیارات حاصل ہوں گے۔
- (xxx) اپیلیٹ اتھارٹی یا ریویجنل اتھارٹی کے ذریعے جاری کیے جانے والے احکامات کے خلاف اپیلوں کی سماعت کیلئے مرکزی سرکار کی جانب سے گڈس اینڈ سروسز ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل تشکیل دیا جائے گا۔ ریاستی سرکاریں بھی ایس جی ایس ٹی ایکٹ کے تعلق سے ٹریبونل سے متعلق دفعات استعمال کرسکتی ہیں۔
- (xxxi) متعلقہ قانون کی خلاف ورزی کی پاداش میں جرمانے سے متعلق قانون سازی بھی کی جاچکی ہے۔
- (xxxii) ریاستی سرکاروں کی جانب سے ٹیکس دہندگان کو ٹیکس سے متعلق امور میں متعلقہ محکموں سے صراحت طلب کیے جانے کو یقینی بنائے جانے کی غرض سے ایڈوانس رولنگ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ مرکز کی جانب سے یہ طریقہ سی جی ایس ٹی ایکٹ کے تحت زیر استعمال لایا جائے گا۔
- (xxxiii) ایک انسداد منافع خوری شک بھی قائم کی گئی ہے تاکہ کم ٹیکس کے فائدے پر کیے جانے والے کاروبار اور خدمات کے فوائد صارفین اور کاروباریوں دونوں کو حاصل ہوسکیں۔
- (xxxiv) موجودہ ٹیکس دہندگان کی جی ایس ٹی میں منتقلی کے لئے خاطرخواہ دفعات قائم کی گئی ہیں۔

جی ایس ٹی کے فوائد

1. ایک انڈیا (A)

- (i) ہندوستان کے لیے ایک مشترکہ عام قومی مارکیٹ کے قیام میں مدد کرے گا اور اس سے غیر ملکی سرمایہ کاری اور میک ان انڈیا مہم کو فروغ حاصل ہوگا؛
- (ii) اس سے ٹیکسوں کی دوسروں پر منتقلی کو روکنے میں مدد ملے گی چونکہ ان پٹ ٹیکس کریڈٹ سپلائی کے ہر ایک مرحلہ میں اشیاء اور خدمات سے متعلق دستیاب ہوگا؛
- (iii) اس سے قوانین، ضابطے اور ٹیکس کی شرحوں میں ہم آہنگی آئے گی،
- (iv) اس سے برآمدات اور مینوفیکچرنگ سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا، روزگار کے مزید مواقع پیدا ہوں گے اور اس طرح منافع بخش روزگار کے ساتھ جی ڈی پی میں اضافہ ہوگا جس سے معیشت میں خاطر خواہ بہتری آئے گی،
- (v) اس سے بالآخر مزید روزگار اور مزید معاشی وسائل پیدا ہونے کے باعث غربی میں کمی لانے میں مدد ملے گی،
- (vi) ٹیکسوں بالخصوص برآمدات کے لیے ٹیکس کے اثر کو موثر طریقے سے کم کرنے میں مدد ملے گی اور اس طرح ہماری مصنوعات بین الاقوامی بازار میں مزید مسابقتی ہوں گی اور ہندوستانی برآمدات کو فروغ حاصل ہوگا،
- (vii) ملک میں سرمایہ کاری کی فضا بہتر ہوگی جس سے ریاستوں میں ترقی کو فطری طور پر فائدہ ملے گا،
- (viii) ہم سایہ ریاستوں کے درمیان اور اندرون ریاست اور بین ریاستی فروخت سے متعلق ثالثی کی شرح ختم کر کے یکساں ایس جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی شرحوں سے ٹیکس چوری کی ترغیبات میں کمی واقع ہوگی،
- (ix) کمپنیوں کے اوسط ٹیکس بوجھ میں کمی آئے گی جس سے قیمتیں کم ہوں گی اور صرفہ زیادہ ہوگا۔ اس کے باعث پیداوار میں اضافہ ہوگا جس سے صنعتوں کے فروغ میں مدد ملے گی۔ اس سے ہندوستان مینوفیکچرنگ کے ایک مرکز کے طور پر ابھرے گا۔

(B) کاروبار کرنا آسان

- (i) کچھ رعایت کے ساتھ آسان ٹیکس نظام،
- (ii) موجودہ بالواسطہ ٹیکس نظام میں نافذ ہونے والے ٹیکس کے تعدد میں کمی واقع ہوگی جس سے یہ مزید سہل ہوگا اور یکسانیت ہوگی۔
- (iii) عملدرآمد کے اخراجات میں کمی آئے گی اور مختلف قسم کے ٹیکسوں کے لیے متعدد طرح کے ریکارڈ نہیں رکھے جائیں گے۔ لہذا اس سے
- (iv) ریکارڈ قائم رکھنے میں وسائل اور افرادی قوت سے متعلق سرمایہ لگانے میں تخفیف واقع ہوگی،
- (v) مختلف عمل مثلاً رجسٹریشن، ریٹرنس، ریفرنڈس، ٹیکس کی ادائیگی وغیرہ کے لیے آسان اور آٹو میٹڈ طریقہ کار وضع کئے جائیں گے،

- (vi) تمام تبادلہ خیال ایک عام جی ایس ٹی این پورٹل کے ذریعہ کیا جائے گا۔ لہذا اس سے ٹیکس دہندگان اور ٹیکس انتظامیہ کے
- (vii) مابین انٹر فیس میں کمی واقع ہوگی ،
- (viii) ٹیکس ادائیگی کے لیے ماحول بہتر ہوگا چونکہ سبھی ریٹرنس آن لائن ہی داخل کئے جائیں گے۔ ان پٹ کریڈٹ کی توثیق آن لائن ہوگی جس سے لین دین کی رسید کی حوصلہ افزائی ہوگی ،
- (ix) ٹیکس دہندگان کے رجسٹریشن کے لیے عام ضوابط ، ٹیکس ریفرنڈ ، ٹیکس ریٹرن کے یکساں فارمیٹ ، عام ٹیکس بنیاد ، اشیاء اور خدمات کی درجہ بندی کے لیے عام نظام قائم کیا جائے گا جس سے ٹیکس نظام میں اعتماد پیدا ہوگا ،
- (x) رجسٹریشن اور ریفرنڈ وغیرہ حاصل کرنے جیسی اہم سرگرمیوں کے لیے ایک میعاد مقرر کی جائے گی اور
- (xi) پورے ملک میں ان پٹ ٹیکس کریڈٹ کو الیکٹرانک طریقے سے مربوط کیا جائے گا۔ اس طرح یہ عمل مزید شفاف اور جوابدہ ہوگا۔

(س) صارفین کو فائدہ

- (i) ڈویلپر، خوردہ تجارت اور سروس سپلائر کے درمیان ان پٹ ٹیکس (خام مال) غیر محفوظ طریقے سے جمع ہونے پر سامان کی حتمی قیمت کم ہونے کی امید ہے۔
- (ii) امید کی جاتی ہے کہ چھوٹے فروخت کنندگان کو ٹیکس سے چھوٹ ملے گی یا ان پر کمپاؤنڈ منصوبہ بندی کے تحت بہت کم ٹیکس لگے گا۔ صارفین ایسے دکانداروں سے کم دام میں اشیاء خرید سکیں گے۔
- (iii) کمپنیوں پر اوسطاً ٹیکس کا بوجھ کم ہو جائے گا اور اس سے قیمتوں میں کمی آئے گی۔ قیمتوں میں کمی کا مطلب ہے اشیاء صرفہ کا زیادہ استعمال۔

اشیاء اور سروس ٹیکس نیٹ ورک

8. حکومت نے اشیاء اور سروس ٹیکس نیٹ ورک (جی ایس ٹی) کا قیام کمپنی ایکٹ، 1956 کے پہلے کے سیکشن 25 کے تحت نجی کمپنی کے طور پر عمل لایا ہے۔ جی ایس ٹی این تین محاذوں پر خدمات فراہم کرے گا۔ وہ ہیں رجسٹریشن، ادائیگی اور ٹیکس دہندگان کو ریٹرن۔ ٹیکس دہندگان کو ایسی خدمات فراہم کرنے کے علاوہ جی ایس ٹی این 25 ریاستوں کے لیے بیک اور آئی ٹی ماڈیول کو فروغ دے گا۔ موجودہ ٹیکس دہندگان کے لیے اس نظام کی تبدیلی کا عمل نومبر 2016 سے نافذ العمل ہو گیا ہے۔ مرکز اور ریاستوں کے محکمہ آمدن حالیہ دنوں میں رجسٹرڈ ٹیکس دہندگان سے نظام کی تبدیلی کے لیے اشیاء اور سروس ٹیکس نیٹ ورک (جی ایس ٹی این) کے ذریعہ جاری آئی ٹی نظام پر ضروری کارروائی پوری کرنے کی درخواست کر رہے ہیں۔ تقریباً 60 فیصد ٹیکس دہندگان جی ایس ٹی نظام کو اپنا چکے ہیں۔

جی ایس ٹی این نے انتظامی سروس فراہم کنندہ (این ایس پی) کے طور پر میسرس انفوسیس کو پانچ سال کی مدت کے لیے 1380 کروڑ روپے کی مجموعی منصوبہ بندی لاگت کے ساتھ پہلے ہی مقرر کر لیا ہے۔

8.1 جی ایس ٹی این نے 34 آئی ٹی، آئی ٹی معاون اور مالیاتی ٹیکنالوجی کمپنیوں کو منتخب کیا ہے۔ انہیں جی ایس ٹی سہولیات فراہم کنندہ (جی ایس پی) کہا جاتا ہے۔ جی ایس پی ایپلی کیشن تیار کرے گا جس کا استعمال ٹیکس دہندگان جی ایس ٹی این کے ساتھ کام کرنے میں کریں گے۔

قانون سازی کی دیگر ضروریات

9. محصول عائد کرنے کے لیے قانون سازی کی موزوں تجاویز (مرکزی جی ایس ٹی ایکٹ، مرکز کے زیر انتظام علاقوں کا جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی ایکٹ) کو ایوان منظوری دے دی ہے اور ہندوستان کے صدر جمہوریہ نے چاروں ایکٹ - سی جی ایس ٹی، آئی جی ایس ٹی، یو ٹی جی ایس ٹی اور معاوضہ فراہم کرنے والے ایکٹ کو منظوری دے دی ہے۔ یہ تمام ایکٹ اب قانون بن گئے ہیں۔ دوسری جانب جی ایس ٹی سی کے ذریعہ منظور کئے گئے ریاستی جی ایس ٹی کو ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے ذریعہ منظور کیا جانا ہے۔ آئینی ترمیم سے مختلف جی ایس ٹی ایکٹ عام اکثریت سے منظور کئے جائیں گے۔ متعلقہ ایکٹ کے ذریعہ جی ایس ٹی قانون بنانے کے بعد ہی ٹیکس عائد کرنے کا کام شروع ہو سکتا ہے۔ ریاستی ویلیو ایڈڈ ٹیکس کے برخلاف ٹیکس لگائے جانے کی شروعاتی تاریخ مرکز اور سبھی ریاستوں میں ایک ہونی چاہیے۔ ایسا اس لیے کہ مرکز اور سبھی ریاستوں کو ایک ساتھ حصہ نہیں لینے سے آئی جی ایس ٹی ماڈل کام نہیں کر سکتا۔

سی بی ای سی کا کردار

10 سی بی ای سی جی ایس ٹی قانون اور اسے عملی کی شکل دینے خاص طور پر مرکزی علاقے کے لیے جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی قانون بنانے میں فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ سی بی ای سی کو نفاذ کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کی پہلے سے تیاری کرنے کی بھی ضرورت ہوگی۔ ٹیکس دہندگان کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ بہت بڑے ڈاٹا کو منظم کرنے کے لیے سی بی ای سی کی موجودہ آئی ٹی کی تشکیل کو بہتر بنانا ہوگا۔ جی ایس ٹی کے لیے قانونی دفعات اور عمل پر مبنی ورک فلو سوفٹ ویئر اور اے سی ای ایس (آٹومیٹک سپنٹر ایکسائز اینڈ سروس ٹیکس) کی از سرنو انجینئرنگ کرنی ہوگی۔ ڈی جی نظام نے سی بی ای سی کے لیے جی ایس ٹی نظام نافذ کرنے کے لیے پہلے سے آپریشن کمیٹی کی تشکیل دے رکھی ہے۔ کابینہ نے 28 ستمبر 2016 کو جی ایس ٹی کے تحت سی بی ای سی کے آئی ٹی پروجیکٹ کو منظوری دی۔ اس پروجیکٹ کا نام ”شکشم“ ہے اور پورے پروجیکٹ کی لاگت 2,256 کروڑ روپے ہے۔

10.1 یہ بھی محسوس کیا گیا ہے کہ تنظیمی ڈھانچے اور انسانی وسائل کی تعیناتی کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ جی ایس ٹی کو مؤثر انداز میں نافذ کیا جاسکے۔ غور و خوض اور مطالعہ کے بعد ایک ورکنگ کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی ہے جسے حکومت نے منظور کر لیا ہے۔

10.2 پورے ملک میں جی ایس ٹی میں ٹیکس دہندگان کی بڑی آبادی کو منظم کرنے کے لیے انسانی وسائل کو مستحکم بنانے کی ضرورت ہوگی۔ بڑے پیمانے پر بالخصوص محکمہ کے افسران کی اکاؤنٹنگ اور اطلاعاتی ٹکنالوجی کے شعبہ میں صلاحیت سازی کرنی ہوگی۔ این ایس ای این کی قیادت میں چار سطحی وسیع ٹریننگ پروگرام چلائے جارہے ہیں۔ اس ٹریننگ پروجیکٹ کا مقصد سی بی ای سی اور ریاستی حکومتوں کے تجارتی ٹیکس کے محکمہ کے 60,000 سے زائد افسران کو جی ایس ٹی قانون اور طریقہ کار کے بارے میں ٹریننگ دینا ہے۔ ٹریننگ کے پروگرام میں سی اے جی دفتر کے حکام بھی شرکت کر رہے ہیں اور ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ 50,000 سے زائد افسران ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں۔

10.3 توقع کی جاتی ہے کہ جی ایس ٹی جیسے بڑے اصلاحی پروگرام کو مقبول عام بنایا جائے اور اصلاحی پروگرام کو کامیابی کے ساتھ نافذ کرنے میں اہم رول ادا کرنے والی صنعت و تجارت کو جی ایس ٹی سے متعارف کرایا جائے۔ ماڈل جی ایس ٹی قانون کو عوامی دائرے میں لائے جانے کے بعد سی بی ای سی کے مختلف محکموں کے ذریعہ نشر و اشاعت اور آگاہی شیئر کرنے کے پروگرام چلائے جا رہے ہیں۔ ابھی تک 20,000 سے زائد لوگوں تک پہنچایا گیا ہے۔

10.4 جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی قانون کی عملداری کے لیے سی بی ای سی ذمہ دار ہوگا۔ اس کے علاوہ 5 خصوصی پٹرولیم مصنوعات کے ساتھ ساتھ تمباکو کی پیداوار پر مرکزی پیداوار ڈیوٹی لگانے اور وصول کرنے کا کام بھی سی بی ای سی کے ذریعہ کیا جائے گا۔ سرحدی ڈیوٹی لگانے اور وصول کرنے کا کام سی بی ای سی کے ذریعہ جاری رکھا جائے گا۔

10.5 سی بی ای سی کی ویب سائٹ www.cbec.gov.in حسب ذیل اطلاعات دستیاب ہیں :

- (i) جی ایس ٹی پر پریزنٹیشن
 - (ii) جی ایس ٹی - تصور اور صورتحال
 - (iii) انگریزی اور 10 علاقائی زبانوں میں اکثر پوچھے جانے والے سوالات اور ان کے جوابات
 - (iv) ماڈل جی ایس ٹی قانون
 - (v) قانون کا مسودہ اور فارمیٹ
 - (vi) آئینی ترمیمی ایکٹ
- آگے کی راہ
- 11 . ملک میں جی ایس ٹی نافذ کرنے سے پہلے مستقبل کے مختلف اہداف کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ حسب ذیل کاموں کو مقررہ وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔
- (i) پارلیمنٹ کے ذریعہ جی ایس ٹی، یوٹی جی ایس ٹی، آئی جی ایس ٹی اور جی ایس ٹی کے معاوضہ فراہم کرنے کے قوانین کو منظوری دینا اور سبھی ریاستوں کی مقننہ کے ذریعہ ایس جی ایس ٹی قانون کو منظوری دینا۔
 - (ii) جی ایس ٹی کونسل کے ذریعہ ماڈل جی ایس ٹی قوانین کی سفارش /
 - (iii) جی ایس ٹی قوانین کو نوٹیفائی کرنا
 - (iv) جی ایس ٹی کونسل کے ذریعہ جی ایس ٹی ٹیکس کی شرحوں کی سفارش /
 - (v) آئی ٹی کے ڈھانچے کی تشکیل اور اس کی تجدید /
 - (vi) عملدرآمد سے متعلق چیلنجوں سے نمٹنا /
 - (vii) مرکز اور ریاستی ٹیکس انتظامیہ کے مابین مؤثر تال میل /
 - (viii) فیلڈ فارمیشن کو از سر نو منظم کرنا /
 - (ix) حکام کی تربیت اور
 - (x) صنعت و تجارت سمیت تمام شراکت داروں کے لیے آؤٹ ریچ پروگرام

وک - م ن - ج - س ش - ت - ن - ع ن - 1980-----

